نحنُ انصاراللہ

Majlis Ansarullah Canada
We are the helpers of Allah

اِسۡمَعُوۡا صَوۡتَ السَّمَآءِ جَآءَ الۡمَسِیۡح جَآءَ الۡمَسِیۡح
نیز بِشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

مارچ 2026ء، رمضان، شوال 1447ھ، امان 1405ھش

www.nahnuansarullah.ca

نگران

شاہد منصور صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

سہیل احمد ثاقب نائب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا

مینیجر

محمد موسیٰ قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا

مدیران

غلام مصباح بلوچ قائد تربیت و نائب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا،
امتیاز احمد سراء، معتز القزق

معاونین

کاشف بن ارشد نائب قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا،
مسعود احمد نائب قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا

خصوصی دعاؤں کی تحریک

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ایک رؤیا کی روشنی میں احباب جماعت کو خصوصی دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا: اگر احباب جماعت مندرجہ ذیل دعاؤں کا ورد کریں گے تو ایک محفوظ قلعے میں محفوظ ہو جائیں گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہوسکتا۔ اس قلعے کی دیواریں لوہے کی ہیں اور آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ پس کوئی سوراخ ایسا نہیں رہے گا جہاں سے شیطان حملہ کر سکے۔

نمبر1: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

ہر بڑا فرد جماعت 200 دفعہ روزانہ پڑھے۔

15 سے 25 سال کے ممبران جماعت (کم از کم) 100 دفعہ روزانہ پڑھیں

بچے (کم از کم) 33 دفعہ روزانہ پڑھیں - چھوٹی عمر کے بچے تین، چار دفعہ روزانہ (والدین پڑھائیں)

نمبر 2: استغفار (اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ)-

100 دفعہ روزانہ

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح میں یہ بھی شامل کرتا ہوں

نمبر 3: رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ

100 دفعہ روزانہ

حضور انور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا: ان دنوں میں جبکہ شیطان ہر حیلے سے بحیثیت جماعت بھی اور مجموعی طور پر ہمارے پر حملے کرنے کی کوشش کر رہا ہے، عمومی طور پر دنیا میں بھی اس سے بچنے کے لیے ایک ہی ذریعہ ہے کہ خاص طور پر دعاؤں پر زور دیں اور صرف جلسے کے دنوں میں نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے یہ درود شریف اور ذکر الٰہی، یہ ورود اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں اور اس پر ہر ایک کو، بچے کو، بڑے کو، عورت کو، مرد کو، سب کو توجہ دینی چاہیے۔

(خطبہ جمعہ 23 اگست 2024)

بین الاقوامی اشاعت حوالہ نمبر ISSN 2560-886X (Print) ISSN 2560-8878 (Online)
رابطہ : editor@ansar.ca / ishaat@ansar.ca / Tel: 905-417-1800

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

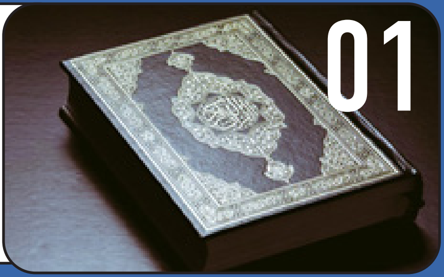
01 قال اللہ عزّ وجل

02 قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

03 کلام المہدی علیہ السلام

04 کلام الامام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

05 صحیح بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر کا تعارف

06 اے خالق ارض وسما فارسی منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

07 حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا امریکن مسیحی مشنری Dr. H. D. Griswold کو پیغام حق

10 محترم محمد رفیق صاحب مجاہد تحریک جدید (از ایڈیٹر)

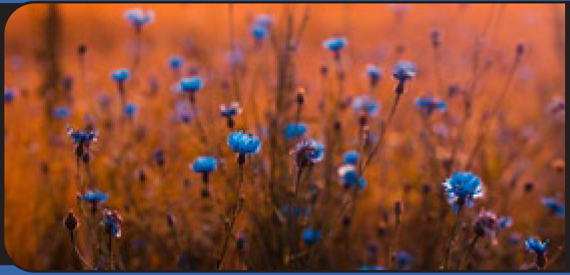
12 زاویۃ العرب

قال اللہ عزّ وجل

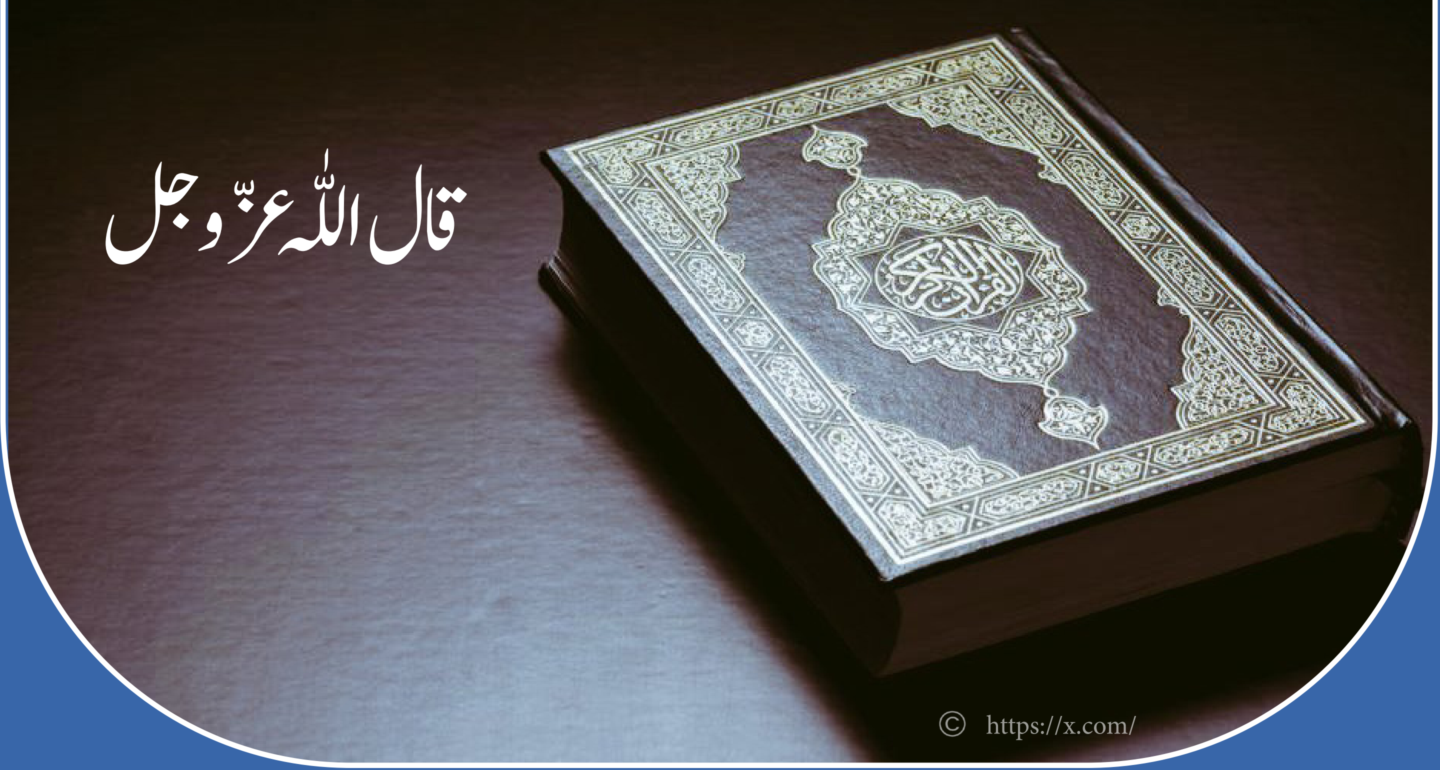

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾
اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ﴿۲﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ﴿۳﴾ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ﴿۴﴾ تَنَزَّلُ
الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوۡحُ فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ﴿۵﴾ سَلٰمٌ ۛ ہِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ﴿۶﴾

(سورۃ القدر)

ترجمہ از تفسیرِصغیر: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ ہم نے یقیناً اس (قرآن) کو ایک (عظیم الشان) تقدیر والی رات میں اتارا ہے۔ اور (اے مخاطب)! تجھے کیا معلوم ہے کہ (یہ عظیم الشان) رات جس میں تقدیریں اترتی ہیں کیا شے ہے۔ یہ (عظیم الشان) تقدیروں والی رات تو ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے۔ (ہر قسم کے) فرشتے اور (کامل) روح اس (رات) میں اپنے رب کے حکم سے تمام (دینی و دنیوی) امور لے کر اترتے ہیں۔ (پھر فرشتوں کے اترنے کے بعد تو) سلامتی (ہی سلامتی ہوتی) ہے (اور) یہ (حال) صبح کے طلوع ہونے تک (رہتا) ہے۔

تفسیر: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’ایک لیلۃ القدر تو وہ ہے جو پچھلے حصہ رات میں ہوتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تجلی فرماتا ہے اور ہاتھ پھیلاتا ہے کہ کوئی دعا کرنے والا اور استغفار کرنے والا ہے جو میں اس کو قبول کروں لیکن ایک معنے اس کے اور ہیں جس سے بدقسمتی سے علماء مخالف اور منکر ہیں اور وہ یہ ہیں کہ ہم نے قرآن کو ایسی رات میں اتارا ہے کہ تاریک و تار تھی اور وہ ایک مستعد مصلح کی خواہاں تھی۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جبکہ اس نے فرمایا وَ مَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَ الۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ (الذاریات :57) پھر جب انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ تاریکی ہی میں پڑا رہے۔ ایسے زمانے میں بالطبع اس کی ذات جوش مارتی ہے کہ کوئی مصلح پیدا ہو۔ پس اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ اس زمانہ ضرورت بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور دلیل ہے۔‘‘

(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۷ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۴ منقول از تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۸ صفحہ ۳۱۶)

قال الرسول ﷺ

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَدْرَكَ مِنْكُمْ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ.

(مستدرك حاكم كتاب الفتن و الملاحم حديث نمبر8700)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی بھی عیسیٰ بن مریم کو پائے تو وہ اُن کو میرا سلام کہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

”آنحضرت ﷺ نے جو مسیح موعود کو السلام علیکم پہنچایا، یہ درحقیقت آنحضرت ﷺ کی طرف سے ایک پیشگوئی ہے نہ عوام کی طرح معمولی سلام۔ اور پیشگوئی یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ مجھے بشارت دیتے ہیں کہ جس قدر مخالفین کی طرف سے فتنے اُٹھیں گے اور کافر اور دجّال کہیں گے اور عزّت اور جان کا ارادہ کریں گے اور قتل کے لئے فتوے لکھیں گے خدا ان سب باتوں میں ان کو نامراد رکھے گا اور تمہارے شامل حال سلامتی رہے گی اور ہمیشہ کے لئے عزت اور بزرگی اور قبولیت اور ہر ایک ناکامی سے سلامتی صفحۂ دنیا میں محفوظ رہے گی جیسا کہ السلام علیکم کا مفہوم ہے۔“

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 131 حاشیہ)

کلام المہدی علیہ السلام

”قرآن شریف میں جو لیلۃ القدر کا ذکر آیا ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یہاں لیلۃ القدر کے تین معنی ہیں۔ اول تو یہ کہ رمضان میں ایک رات لیلۃ القدر کی ہوتی ہے۔ دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی ایک لیلۃ القدر تھا یعنی سخت جہالت اور بے ایمانی کی تاریکی کے وہ زمانہ میں آیا جبکہ ملائکہ کا نزول ہوا۔ کیونکہ نبی دنیا میں اکیلا نہیں آتا۔ بلکہ وہ بادشاہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ لاکھوں کروڑوں ملائکہ کا لشکر ہوتا ہے۔ جو ملائک اپنے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں اور لوگوں کے دلوں کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں۔ سوم۔ لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقت اصفیٰ ہے۔ تمام وقت یکساں نہیں ہوتے۔ بعض وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہؓ کو کہتے ہیں کہ اَرِحْنَا یَا عَائِشَۃُ یعنی اے عائشہؓ مجھ کو راحت و خوشی پہنچا اور بعض وقت آپ بالکل دعا میں مصروف ہوتے جیسا کہ سعدیؒ نے کہا ہے۔

وقتے چنیں بودے کہ بجبرئیل و میکائیل پرداختے

و دیگر وقت با حفصہ و زینب درساختے

جتنا جتنا انسان خدا کے قریب آتا ہے یہ وقت اسے زیادہ میسر آتا ہے۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 922۔ ایڈیشن 2022ء)

کلام الامام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو نبی ﷺ اپنی کمر کس لیتے اور رات بھر جاگتے رہتے۔ (بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان حدیث نمبر ۲۰۲۴) (یعنی نیند بہت کم ہوتی۔ سوتے تو تھے لیکن بہت کم نیند ہوتی)۔ اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔ پس اس حدیث میں یہ واضح ہے کہ آخری عشرہ میں آنحضرت ﷺ نہ صرف خود اپنی عبادت میں پہلے سے کئی گنا بڑھ جاتے تھے۔ جبکہ آنحضرت ﷺ کی عام دنوں کی عبادتوں کی لمبائی اور خوبصورتی کا تو ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔

(مسند احمد بن حنبل مسند عائشہؓ جلد ۸ صفحہ ۱۰۶ حدیث نمبر ۲۴۹۵۰ مطبوعہ بیروت ایڈیشن ۱۹۹۸ء)

یہ بھی حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ جواب دیا تھا، تو اس عشرہ میں کیا حالت ہوتی ہو گی۔ یہ تصور سے بھی باہر ہے۔ اور پھر جو انعامات کی اور فضلوں کی بارش خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو رہی ہوتی ہے یا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش اس عشرہ میں ہوتی ہے جس کا سب سے زیادہ فہم و ادراک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی تھا۔ تو آپ یہ کس طرح برداشت کر سکتے تھے کہ میرے اہلِ خانہ اس سے محروم رہیں۔ اس لئے آپ ان کو بھی اٹھاتے اور پھر جو روحانی حالت اور کیفیت ہوتی ہو گی اس کا انداز بھی یقیناً عجیب ہوتا ہو گا۔ پس یہ نمونہ آپؐ نے ہمارے لئے قائم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ یہ حالت اپنے اور اپنے گھروں میں پیدا کرنے کی کوشش کرنے والے بنیں۔ یہی کیفیت ہے جسے ہم جب اپنے پر طاری کریں گے تو ہماری مغفرت کے سامان بھی ہو رہے ہوں گے اور حقیقی مومن بھی کہلا سکیں گے......

پس رمضان کے روزے بھی ایمان میں مضبوطی اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے مشروط ہیں ورنہ بھوکا رہنے سے اللہ تعالیٰ کو کوئی غرض نہیں ہے اور لیلۃ القدر بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول سے مشروط ہے۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہے۔ صرف دنیاوی اغراض سے کہ لیلۃ القدر مجھے مل جائے تو میں یہ دعا کروں گا کہ میرے دنیاوی مقاصد پورے ہو جائیں۔ تو یہ غرض نہیں۔ نیکیوں کے حصول کی کوشش ہونی چاہئے۔ بلکہ سب سے مقدم دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ اس کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے پھر ایک جگہ آنحضرت ﷺ نے اس طرح توجہ دلائی ہے۔

عقبہ جو حُرَیث کے بیٹے ہیں سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو (آپ کی مراد لیلۃ القدر سے تھی) اگر تم میں سے کوئی کمزور ہو جائے یا عاجز رہ جائے۔ تو وہ آخری سات راتوں میں ہرگز مغلوب نہ ہو جائے۔

(صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل لیلۃ القدر... حدیث نمبر ۲۷۶۵)

پس دیکھیں، یہ کس قدر تاکید ہے کہ اگر کسی وجہ سے رمضان سے فیض نہیں بھی اٹھا سکے اور یہ خواہش رکھتے ہو کہ حقیقی مومن بنو تو اس عشرہ یا سات دن میں ہر عذر کو دور پھینکو اور اپنی راتوں کو خدا تعالیٰ کی عبادت میں اس طرح گزارو جو عبادت کا حق ہے۔ جس کا نمونہ آنحضرت ﷺ نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ یہی کوشش ہے جو تمہاری روحانی ترقیات کا باعث بنے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنے گی۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 27/اگست 2010ء)

صحیح بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر کا تعارف

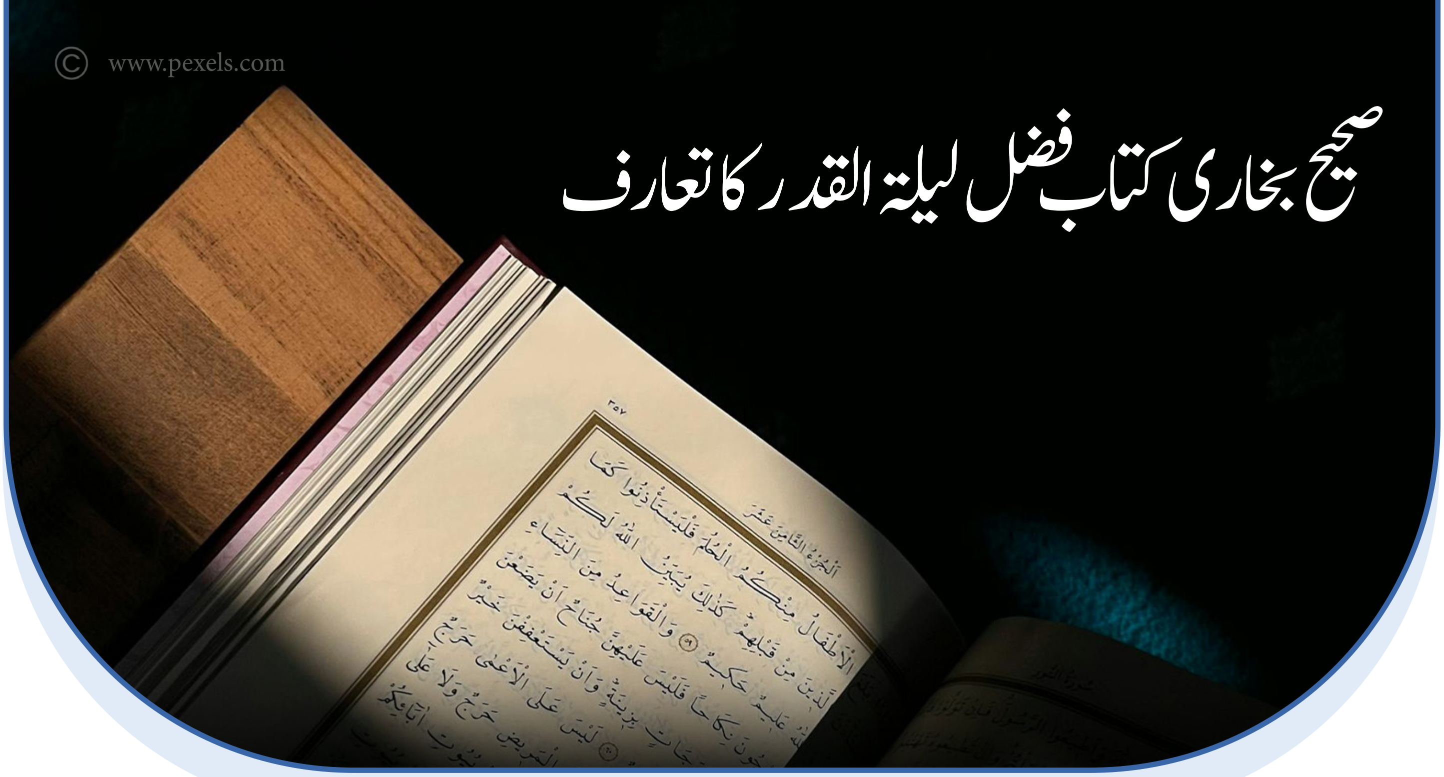

صحیح بخاری کی بتیسویں کتاب ''کتاب فضل لیلۃ القدر''ہے۔ یہ کتاب امام بخاریؒ نے کتاب الصوم اور کتاب التراویح کے بعد رکھی ہے اور اس کے بعد آگے کتاب الاعتکاف ہے گویا رمضان المبارک سے متعلقہ امور کے متعلق امام بخاری نے چار کتابیں رکھی ہیں۔ بہرحال اس مضمون میں بخاری کی کتاب فضل لیلۃ القدر کا مختصر ذکر کیا جارہا ہے۔

کتاب فضل لیلۃ القدر کے تحت امام بخاریؒ نے پانچ ابواب باندھے ہیں:

۱۔ باب فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (لیلۃ القدر کی فضیلت کا باب)

۲۔ باب الْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ (رمضان کی آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر کی تلاش کا باب)

۳۔ باب تَحَرِّي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ (آخری عشرے کی طاق رات میں لیلۃ القدر کی تلاش کا باب)

۴۔ باب رَفْعِ مَعْرِفَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِتَلَاحِي النَّاسِ (لوگوں کے آپس میں جھگڑنے کی وجہ سے لیلۃ القدر کی شناخت کے اٹھائے جانے کا باب)

۵۔ باب الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ (رمضان کے آخری عشرے میں ریاضت کا باب)

ان پانچوں ابواب میں کل دس احادیث ہیں یعنی کتاب فضل لیلۃ القدر بھی بخاری کی مختصر ترین کتابوں میں سے ایک ہے جس میں صرف دس حدیثیں (حدیث نمبر ۲۰۱۴ تا ۲۰۲۴) ہیں۔ جیسا کہ امام بخاریؒ کا طریق ہے کہ ہر کتاب اور ہر باب میں متعلقہ آیات قرآنیہ لاتے ہیں چنانچہ اس کتاب میں بھی پہلے باب یعنی فضل لیلۃ القدر کے تحت ساری سورۃ القدر لے کر آئے ہیں۔ بہرحال اس کتاب میں سے بعض احادیث ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ''مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ''

ترجمہ۔حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو بجذبہ ایمان رضاء الٰہی کی غرض سے ماہ رمضان میں روزے رکھے تو اُس کے جو گناہ پہلے ہو چکے ہوں اُن کی مغفرت کی جائے گی اور جو لیلۃ القدر میں جوش ایمان میں رضاء الٰہی کی غرض سے رات کو اٹھے تو اُس کے جو گناہ پہلے ہو چکے ہوں اُن کی مغفرت کی جائے گی۔

عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَيَقُولُ " تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ "

ترجمہ۔حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں مسجد میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے اور فرماتے: رمضان کے آخری عشرے میں لیلۃ القدر کی تلاش کرو۔

عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ.

ترجمہ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اپنی کمر کس لیتے اور رات بھر جاگتے رہتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔

اے خالق ارض و سما

فارسی منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اے خالق ارض و سما بر من در رحمت کشا
دانی تو آں درد مراکز دیگراں پنہاں کنم

اے خالق ارض و سما! مجھ پر در رحمت کھول تو میرے اس درد کو جانتا ہے جسے میں اوروں سے چھپاتا ہوں

از بس لطیفی دلبرا در ہر رگ و تارم در آ
تا چوں بخود یا بم ترا دل خوشتر از بستاں کنم

اے دلبر تو بے حد لطیف ہے میرے ہر رگ و ریشہ میں داخل ہو جا، تا کہ جب تجھے اپنے اندر پاؤں تو اپنا دل چمن سے بھی زیادہ خوشتر کروں

ور سرکشی اے پاک خُو جان برکنم در ہجر تو
ز انساں ہمے گریم کزو یک عالمے گریاں کنم

اور اے نیک صفات اگر تو انکار کرے تو تیرے فراق میں جان دے دوں گا اور اتنا روؤں گا کہ ایک عالم کو رلا دوں گا

خواہی بقہرم کن جدا خواہی بلطفم رو نما
خواہی بکش یا کن رہا کے ترک آں داماں کنم

خواہ تو تو مجھے ناراض ہو کر جدا کر دے خواہ لطف فرما کر اپنا چہرہ دکھا دے خواہ مار یا چھوڑ میں تیرے دامن کو نہیں چھوڑ سکتا

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اول ص 316)

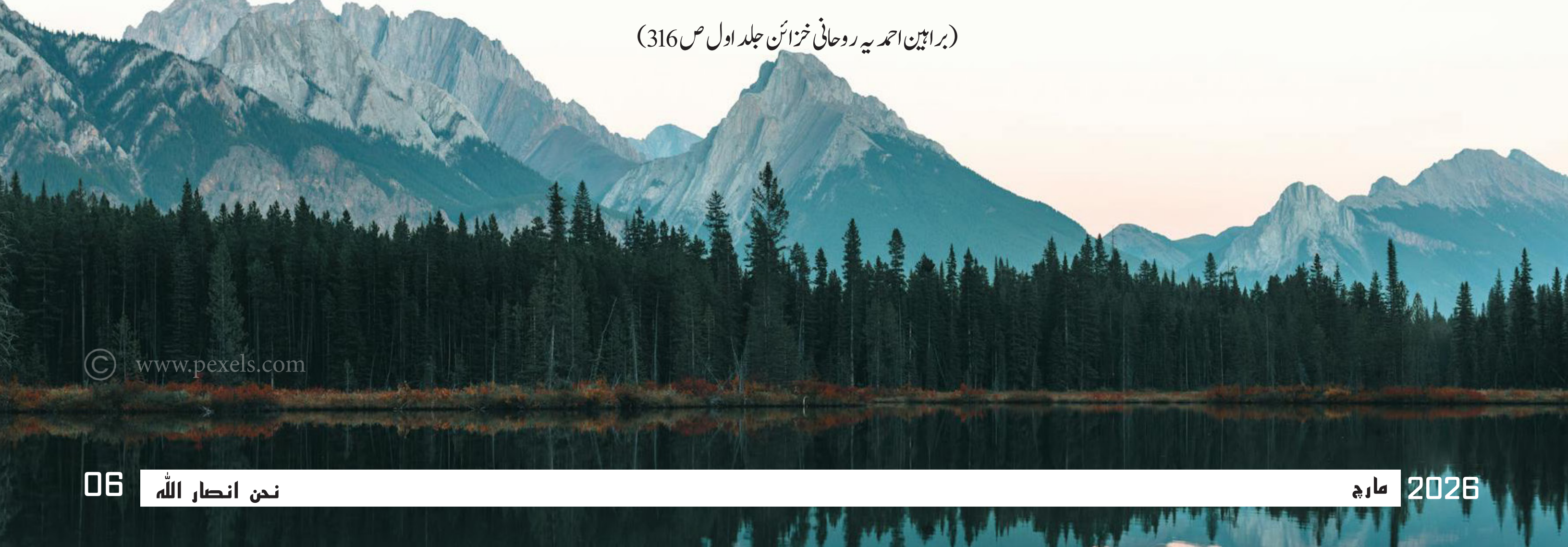

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا امریکن مسیحی مشنری Dr. H. D. Griswold کو پیغام حق

ڈاکٹر ایچ ڈی گرس وولڈ (Dr. Hervey DeWitt Griswold) امریکی ریاست نیو یارک کے رہنے والے تھے اور بطور کرسچن مشنری انڈیا میں متعین تھے۔ مئی 1945ء میں وفات پائی۔ ڈاکٹر گرس وولڈ اپریل 1901ء میں قادیان آئے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے آپؑ کے دعویٰ اور دلائل کے متعلق سوالات کیے اور حضور علیہ السلام نے ان کے جوابات دیے۔ ملفوظات جلد دوم (ایڈیشن 2022ء ص151) میں اس سوال و جواب کا احوال موجود ہے۔ بعد ازاں ڈاکٹر گرس وولڈ نے حضرت اقدس علیہ السلام کے متعلق مخالفانہ انداز میں ایک کتابچہ The Messiah of Qadian بھی لکھا۔ ڈاکٹر گرس وولڈ نے درج ذیل سوالات کیے:

آپ کی سمجھ میں خدا کا کلام کیا ہے، یعنی کیا آپ بھی کچھ نوشتے چھوڑ جائیں گے جیسے انجیل یا توریت ہے؟

آپ کی رائے میں مذہب پھیلانے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

یہ روحانی زندگی کس طرح مل سکتی ہے؟ ہمیں کچھ کہنا چاہیے کہ روحانی زندگی ہم کو مل جاوے؟

آپ کی کتابوں کے موافق آپ کا لقب مسیح موعود ہے، اس کے ٹھیک معنی کیا ہوتے ہیں؟

آپ کی رسالت کا نتیجہ کیا ہوگا؟

جبکہ مختلف مذاہب ہیں پھر کس طرح پہچانیں کہ سچا مذہب خدا کی طرف سے کون ہے؟

آپ کا خیال مسیحؑ کی صلیب کی نسبت کیا ہے؟

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ان سوالات کے جو جوابات بیان فرمائے ان میں سے بعض اقتباسات ذیل میں درج ہیں:

میں خدا تعالیٰ پر ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں

”میں خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کی زہر سے بچ جاوے اور اس کی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہو جاوے۔ اُس پر

موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی اُس کو ملے۔ گناہ سے لذّت پانے کی بجائے اس کے دل میں نفرت پیدا ہو۔ جس کی یہ صورت ہو جاوے وہ کہہ سکتا ہے کہ مَیں نے خدا کو پہچان لیا ہے۔ خدا خوب جانتا ہے کہ اس زمانہ میں یہی حالت ہو رہی ہے کہ خدا کی معرفت نہیں رہی۔ کوئی مذہب ایسا نہیں رہا جو اس منزل پر انسان کو پہنچا دے اور یہ فطرت اس میں پیدا کرے۔ ہم کسی خاص مذہب پر کوئی افسوس نہیں کر سکتے، یہ بلا عام ہو رہی ہے اور یہ وبا خطرناک طور پر پھیلی ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں خدا پر ایمان لانے سے انسان فرشتہ بن جاتا ہے بلکہ ملائکہ کا مسجود ہوتا ہے، نورانی ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 151۔ ایڈیشن 2022ء)

سچی بات یہی ہے کہ مسیح کی آمدِ ثانی ایلیّا ہی کے رنگ میں ہے

’’خدا نے اپنے وعدہ کے موافق اور اس مشابہت اور مماثلت کے لحاظ سے جو سلسلہ محمدیہؐ کو سلسلہ موسویہؑ سے ہے، اس چودھویں صدی کے سر پر مجھے مسیح موعود کے نام سے بھیجا۔ قرآن کریم میں خاتم الخلفاء کی پیشگوئی تھی اور یہی ذکر تھا کہ ایک مسیح اِس امّت میں آئے گا اور انجیل میں مسیحؑ نے کہا کہ آخری زمانہ میں مَیں آؤں گا۔ وہ مَیں ہی ہوں اور اس کا راز خدا نے مجھ پر یہ کھولا ہے کہ جو لوگ یہاں سے چلے جاتے ہیں، اُن کی خُو، خصلت اور اخلاق پر ایک اور شخص آتا ہے اور اُس کا آنا گویا اُسی شخص کا آنا ہوتا ہے اور یہ بات بےمعنی اور بے سَنَد بھی نہیں ہے، خود انجیل نے اس عُقدہ کو حل کیا ہے۔ یہود جو مسیح ابن مریمؑ سے پیشتر ایلیا نبی کے آنے کے منتظر تھے اور ملاکی نبی کی کتاب کے وعدہ کے موافق اُن کا حق تھا کہ وہ انتظار کرتے ... ان کی نظر چونکہ موٹی تھی وہ انتظار کرتے رہے کہ ایلیّا پہلے آئے چنانچہ ایک بار وہ مسیحؑ کے پاس گئے اور اُنھوں نے یہ سوال کیا۔ آپؑ نے یہی جواب دیا کہ ایلیّا تو آ گیا اور وہ یہی یوحنّا ہے... مسیح علیہ السلام کا مطلب صرف یہ تھا کہ یہ یوحنّا جس کو مسلمان لوگ یحییٰ کہتے ہیں، ایلیّا کی خُو اور طبیعت اور قوّت پر آیا ہے مگر اُنھوں نے یہ سمجھا کہ سچ مچ وہی ایلیّا جو ایک بار پہلے آ چکا تھا پھر آ گیا ہے، حالانکہ خدا تعالیٰ کے قانونِ مقررہ کے یہ خلاف ہے۔ اس کا قانون یہی ہے کہ جو لوگ ایک بار اس دنیا سے اٹھائے جاتے ہیں پھر وہ نہیں آتے۔ ہاں خدا تعالیٰ چاہے تو اُن کی خُو اور طبیعت پر کسی دوسرے بندے کو بھیج دیتا ہے اور شدّتِ مناسبت کے لحاظ سے وہ دونوں دو جُدا جُدا انسان نہیں ہوتے بلکہ ایک ہی ہوتے ہیں۔ غرض حضرت مسیح نے اپنے آنے سے پیشتر ایلیّا کے آنے کے وعدہ اور عقدہ کو اس طرح حل کر کے ایک فیصلہ ہمارے ہاتھ میں دے دیا ہے، یہ فیصلہ ہے جو خود مسیحؑ نے اپنی عدالت میں اپنی سچائی کے ثبوت میں اپنے سے پہلے ایک نبی کے دوبارہ آنے کے متعلق کیا ہے کہ کسی کے دوبارہ آنے سے مراد اُس کی خُو اور طبیعت پر آنے والے سے ہوتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ ایلیّا تو یوں آیا یعنی یوحنّا ہی اُس کی خُو اور طبیعت پر آ گیا لیکن مَیں خود ہی آؤں گا۔ اگر اس قسم کی صراحت اُنھوں نے کہیں انجیل میں کی ہے تو وہ بتانی چاہیے مگر ایک بھی ایسا مقام نہیں ہے جہاں اُنھوں نے اپنی آمد اور ایلیّا کی آمد میں تفریق کی ہو بلکہ ایلیّاہ کے قصہ کا فیصلہ کر کے اپنی آمدِ ثانی کے مسئلہ کو بھی حل کر دیا......
سچی بات یہی ہے کہ مسیح کی آمدِ ثانی ایلیّا ہی کے رنگ میں ہے۔ مَیں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ مَیں تناسخ کے مسئلہ کو نہیں مانتا، میرا آنا ایلیّاہ کے رنگ پر ہے۔ خدا نے مجھے مسیح کے رنگ پر بھیجا ہے اور اصلاحِ خلق کے لیے بھیجا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 156 ۔157۔ ایڈیشن 2022ء)

مَیں وہی خاتم الخلفاء اور مسیح موعود ہوں

’’خدا کی طرف سے مامور ہو کر آنے والے لوگوں کے دو طبقہ ہوتے ہیں، ایک وہ جو صاحبِ شریعت ہوتے ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام اور ایک وہ جو احیائے شریعت کے لیے آتے ہیں جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ اسی طرح پر ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کامل شریعت لے کر آئے جو نبوت کے خاتم تھے اس لیے زمانہ کی استعدادوں اور قابلیتوں نے ختمِ نبوت کر دیا تھا۔ پس حضور علیہ السلام کے بعد ہم کسی دوسری شریعت کے آنے کے قائل ہرگز نہیں ہاں جیسے ہمارے پیغمبر خدا ﷺ مثیلِ موسیٰ تھے اسی طرح آپؐ کے سلسلہ کا خاتم جو خاتم الخلفاء یعنی مسیح موعود ہے، ضروری تھا کہ مسیح علیہ السلام کی طرح آتا۔ پس مَیں وہی خاتم الخلفاء اور مسیح موعود ہوں۔ جیسے مسیح کوئی شریعت لے کر نہ آئے تھے بلکہ موسوی شریعت کے احیاء کے لیے آئے تھے، مَیں کوئی جدید شریعت لے کر نہیں آیا اور میرا دل ہرگز نہیں مان سکتا کہ قرآن شریف کے بعد اب کوئی اور شریعت آ سکتی ہے کیونکہ وہ کامل شریعت اور خاتم الکتب ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے مجھے شریعتِ محمدی کے احیاء کے لیے اس صدی میں خاتم الخلفاء کے نام سے مبعوث فرمایا ہے۔ میرے الہامات جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے ہوتے ہیں اور جو ہمیشہ لاکھوں انسانوں میں شائع کیے جاتے ہیں اور چھاپے جاتے ہیں اور ضائع نہیں کیے جاتے، وہ ضائع نہ ہوں گے اور وہ قائم رہیں گے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 147۔ ایڈیشن 2022ء)

ہر شے تدریجی طور پر ترقی کرتی ہے

’’اگر یہ سوال ہو کہ تم نے آ کر کیا بنایا؟ ہم کچھ نہیں کہہ سکتے، دنیا کو خود معلوم ہو جاوے گا کہ کیا بنایا۔ ہاں اتنا ہم ضرور کہتے ہیں کہ لوگ آ کر ہمارے پاس گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، اُن میں انکسار، فروتنی پیدا ہوتی ہے اور رذائل دور ہو کر اخلاقِ فاضلہ آنے لگتے ہیں اور سبزہ کی طرح آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں اور اپنے اخلاق اور عادات میں ترقی

کرنے لگتے ہیں۔ انسان ایک دم میں ہی ترقی نہیں کر لیتا بلکہ دنیا میں قانونِ قدرت یہی ہے کہ ہر شے تدریجی طور پر ترقی کرتی ہے، اس سلسلہ سے باہر کوئی شے ہو ہی نہیں سکتی۔ ہاں ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ آخر سچائی پھیلے گی اور پاک تبدیلی ہوگی۔ یہ میرا کام نہیں ہے بلکہ خدا کا کام ہے، اُس نے ارادہ کیا ہے کہ پاکیزگی پھیلے ...اسی واسطے اُس نے محض اپنے فضل سے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 152-153- ایڈیشن 2022ء)

یہ سچی بات ہے کہ جو ڈھونڈتا ہے وہ پالیتا ہے

''دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ہی نیک صحبت میں رہنا چاہیے۔ سب تعصبوں کو چھوڑ کر گویا دُنیا سے الگ ہو جاوے... دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دعا کی تعلیم نہیں دی۔ یہ دعا ایک ایسی شے ہے جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے۔ اس راہ میں قدم رکھنا بھی مشکل ہے لیکن جو قدم رکھتا ہے پھر دعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ اُن مشکلات کو آسان اور سہل کر دیتا ہے ...زبان سے دعویٰ کرنا کہ مَیں نجات پا گیا ہوں یا خدا تعالیٰ سے قوی رشتہ پیدا ہو گیا ہے، آسان ہے لیکن خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ وہ کہاں تک ان تمام باتوں سے الگ ہو گیا ہے جن سے الگ ہونا ضروری ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ جو ڈھونڈتا ہے وہ پالیتا ہے۔ سچے دل سے قدم رکھنے والے کامیاب ہو جاتے ہیں اور منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 149-150- ایڈیشن 2022ء)

ہر نبی کو دکھ دیا گیا

''مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے دل میں حضرت موسیٰ اور حضرت مسیحؑ کی ہی بڑی عزّت کیوں نہ ہو لیکن جس جگہ مَیں بیٹھا ہوں کہ اگر آج اسی جگہ حضرت موسیٰؑ یا حضرت مسیحؑ ہوتے تو وہ بھی اسی نظر سے دیکھے جاتے جس نظر سے مَیں دیکھا جاتا ہوں۔ یہی بھید ہے کہ ہر نبی کو دکھ دیا گیا... یہ بھی سچی اور یقینی بات ہے کہ ایک وقت آ جاتا ہے کہ ان کی جماعتیں مستحکم ہو جاتی ہیں، وہ دنیا میں صداقت کو قائم کر دیتے ہیں اور راستبازی کو پھیلا دیتے ہیں یہاں تک کہ ان کے بعد ایک زمانہ آتا ہے کہ ایک دنیا اُن کی طرف ٹوٹ پڑتی اور اُن تعلیمات کو قبول کر لیتی ہے جو وہ لے کر آتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 146- ایڈیشن 2022ء)

مسیح کے نہ مرنے کے دو بڑے زبردست گواہ ہیں

''حضرت مسیحؑ کا بڑا معجزہ یہی تھا کہ وہ صلیب پر نہیں مریں گے کیونکہ یونسؑ نبی کے نشان کا اُنھوں نے وعدہ کیا تھا اب اگر یہ مان لیا جائے جیسا کہ عیسائیوں نے غلطی سے مان رکھا ہے کہ وہ صلیب پر مر گئے تھے تو پھر یہ نشان کہاں گیا اور یونسؑ نبی کے ساتھ مماثلت کیسی ہوئی... مسیح کے نہ مرنے کے دو بڑے زبردست گواہ ہیں: اوّل تو یہ ہے کہ یہ ایک نشان اور معجزہ تھا ہم نہیں چاہتے کہ اس کی کسر شان کی جائے ...دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ اس کی تصدیق نہیں کرتے کہ وہ صلیب پر مرے ہیں بلکہ صلیب پر سے زندہ اُتر آئے اور پھر اپنی طبعی موت سے مرنے کی تصدیق فرماتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اگر انجیل کی ساری باتوں کو جو اس واقعہ صلیب کے متعلق ہیں یکجائی نظر سے دیکھیں تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ بات ہرگز صحیح نہیں ہے کہ مسیح صلیب پر مرے ہوں، حواریوں کو ملنا، زخم دکھانا، کباب کھانا، سفر کرنا۔ یہ سب اُمور ہیں جو اس بات کی نفی کرتے ہیں... یہ واقعات اور صلیب کے بعد کے دوسرے واقعات گواہی دیتے ہیں اور تاریخ شہادت دیتی ہے کہ دو تین گھنٹہ سے زیادہ صلیب پر نہیں رہے اور وہ صلیب اس قسم کی نہ تھی جیسے آج کل کی پھانسی ہوتی ہے جس پر لٹکاتے ہی دو تین منٹ کے اندر ہی کام تمام ہو جاتا ہے بلکہ اس میں تو کیل وغیرہ ٹھونک دیا کرتے تھے اور کئی دن زندہ رہ کر انسان بھوکا پیاسا مر جاتا تھا۔ مسیح کے لیے اس قسم کا واقعہ پیش نہیں آیا وہ صرف دو تین گھنٹہ کے اندر ہی صلیب سے اُتار لیے گئے ...پھر ایک اور بڑی شہادت ہے جو اس کی تائید میں ہے وہ مرہم عیسیٰ ہے...''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 160-161- ایڈیشن 2022ء)

مسیح کا صلیب پر مرنا بالکل غلط اور جھوٹ ہے

''....ان سب باتوں کے علاوہ ایک اور امر پیدا ہو گیا ہے جس نے قطعی طور سے ثابت کر دیا ہے کہ مسیح کا صلیب پر مرنا بالکل غلط اور جھوٹ ہے، وہ ہرگز صلیب پر نہیں مرے اور وہ ہے مسیح کی قبر۔ مسیح کی قبر سری نگر خانیار کے محلہ میں ثابت ہو گئی ہے اور یہ وہ بات ہے جو دنیا کو ایک زلزلہ میں ڈال دے گی کیونکہ اگر مسیح صلیب پر مرے تھے تو یہ قبر کہاں سے آ گئی....چونکہ مسیح علیہ السلام کا کام بھی بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنا تھا اور اہل کشمیر بہ اتفاقِ اہل تحقیق بنی اسرائیل ہی ہیں اس لیے اُن کا یہاں آنا ضروری تھا۔ اس کے علاوہ خود یُوز آسف کا قصہ یورپ میں مشہور ہے....اگر یہ ثابت کر کے دکھایا جاوے کہ مسیحؑ کے کسی حواری کا نام یوز آسف، شہزادہ نبی اور عیسیٰ صاحب ہے تو بے شک یہ قبر کسی حواری کی قبر ہو گی۔ اگر یہ ثابت نہ ہو اور ہرگز ہرگز ثابت نہ ہو گا تو پھر میری بات کو مان لو کہ اس قبر میں خود حضرت مسیحؑ ہی سوتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۶۱ تا ۱۶۳- ایڈیشن ۲۰۲۲ء)

© www.pexels.com

محترم محمد رفیق صاحب مجاہد تحریک جدید

(از ایڈیٹر)

محترم محمد رفیق صاحب ولد مکرم پیر بخش صاحب قوم قصاب دریائے جہلم کے قریب واقع موضع چاچڑ ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے اور پیشہ کے لحاظ سے درزی تھے۔ آپ اندازاً1910ء میں پیدا ہوئے اور جون 1932 ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مورخہ ۱۰ر جنوری1936ء کے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”...ہمارے نوجوان دنیا میں نکل جائیں، خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغ احمدیت بھی کرتے پھریں۔ پس علاوہ اس تحریک کے کہ مبلغین کے طور پر نوجوان اپنے آپ کو وقف کریں، پیشہ وروں کے طور پر بھی ہمارے نوجوانوں کو باہر نکلنا چاہیے اس میں ہزاروں بہتریاں ہوسکتی ہیں...“

حضورؓ کا یہ مطالبہ تحریک جدید کے مطالبات میں دسویں نمبر پر ہے۔ مکرم محمد رفیق صاحب اسی مطالبے کے تحت لبیک کہتے ہوئے کاشغر (موجودہ چین کا شہر ہے لیکن اُس زمانے میں روسی ترکستان کا حصہ تھا) پہنچ گئے جہاں تبلیغ اسلام احمدیت کے دوران ہی یکم نومبر 1940ء کو قریباً 30 سال کی عمر میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ آپ بفضلہٖ تعالیٰ موصی (وصیت نمبر 5462) تھے اور 8/1 حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی، آپ نے اپنی وصیت میں لکھا کہ ”اس وقت میری کوئی جائداد نہیں، صرف ایک عدد سلائی کی مشین ہے جو کہ اس وقت اندازاً 40 روپے کی ہے .....مذکوہ بالا مشین کی قیمت 40 روپے کا 8/1 حصہ پانچ روپے نقد ماہ اگست کے حصہ آمد کے ساتھ داخل خزانہ کروں گا۔“

(الفضل 10/ نومبر 1939 صفحہ 6)

آپ کی وفات پر حضرت خان ذوالفقار علی خان گوہر صاحب رضی اللہ عنہ سیکرٹری بیرونی تبلیغی مشن تحریک جدید نے ”ایک مجاہد تحریک جدید کی افسوس ناک وفات“ کے تحت لکھا:

”مرزا معظم بیگ صاحب نے گلگت سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اطلاع دی ہے کہ مولوی محمد رفیق صاحب کا انتقال کاشغر میں ہوگیا ہے، انا للہ و انا الیہ راجعون۔مولوی صاحب کے اپنے خط سے معلوم ہوا تھا کہ مرض استسقاء میں مبتلا ہیں،15 سیر پانی بھی نکالا گیا مگر قضائے الٰہی کے ماتحت اپنے رب کے حضور حاضر ہوگئے۔مولوی صاحب مرحوم (ترتبش عنبرین باد) موضع چاچڑ ضلع شاہ پور کے رہنے والے تھے۔تحریک جدید کے مطالبہ نمبر 10 کے ماتحت انہوں نے اپنی زندگی وقف

کی تھی یعنی یہ کہ صرف زاد راہ لے کر کسی ملک میں جائیں اور اپنے کاروبار سے تبلیغی پروگرام کو چلاتے رہیں۔مولوی صاحب نے کاشغر جانے کا ارادہ کیا، 1936ء کے آغاز میں وہ بقیادت راجہ عدالت خان صاحب اس سفر کی تکمیل کے لیے کشمیر پہنچ گئے ... انہوں نے اپنی ایک چٹھی میں تحریر فرمایا کہ ہماری زندگیاں خدمات دینی کے لیے وقف ہوں گی گر ضرورت ہو تو باقاعدہ لکھ کر دینے کے لیے تیار ہیں، حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہدایات حاصل کر کے بھیج دیں۔گلگت سے کاشغر تک کا سفر نہایت سخت ہے، تمام راستہ 17 ہزار فیٹ تک بلند پہاڑوں پر سے گزر کر دنیا کے ایک عظیم الشان برفانی میدان سے گزرتا ہوا جاتا ہے، راستہ کی تمام صعوبات سے مرحوم کو گزرنا پڑا، وہ پیدل سفر کرنے کے لیے بھی تیار تھے مگر ان کے لیے گھوڑا خرید کر دے دیا گیا۔اس طرح وہ ان پہاڑوں اور برفانی میدانوں سے ایک لمبا سفر طے کر کے صحیح و سالم کاشغر پہنچ گئے۔ دو ماہ کا یہ سفر تھا۔مرحوم اس قدر مستعد مبلغ تھے کہ مشاہرہ دار مبلغین سے زیادہ باقاعدہ اپنی رپورٹیں بھیجنے کا التزام رکھا۔

..... مرحوم نے دوران قیام سری نگر چینی زبان کچھ سیکھ لی تھی، کاشغر پہنچ کر انہوں نے درزی کا کام شروع کر دیا پھر پارچہ فروشی بھی کرنے لگے۔ کاشغر روسی ترکستان ہے، گورنمنٹ روسیہ نے انہیں کچھ دن نظر بند بھی رکھا۔مرحوم اپنا تبلیغ کا کام برابر سرگرمی سے کرتے رہے چنانچہ ان کی تبلیغ سے حاجی آل احمد صاحب و حاجی جنود اللہ صاحب کاشغری معہ خاندان احمدی ہوئے اور اب دار الامان میں ہیں... مرحوم کی اہلیہ اور بچی کے متعلق جو حال ہی میں پیدا ہوئی تھی بذریعہ قونسل جنرل برطانیہ حالات معلوم کیے گئے ہیں۔مرحوم کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔“

(الفضل 20/ دسمبر 1940ء صفحہ 2 و تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 162 جدید ایڈیشن)

آپ کی کوششوں کے طفیل حاصل ہونے والے پھل مکرم حاجی جنود اللہ صاحب کی اولاد اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہے اور جماعت احمدیہ کے ساتھ مخلصانہ طور پر وابستہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَ ارْحَمْہُ وَ ارْفَعْ دَرَجَاتِہٖ۔

تجاویز
اکتسویں نیشنل مجلس شوریٰ 2025ء مجلس انصار اللہ کینیڈا

تجویز نمبر 1

مکرم عبدالرشید انور صاحب مشنری انچارج کینیڈا کی زیر صدارت، صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا و نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ کینیڈا کا انتخاب منعقد ہوا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم شاہد منصور صاحب کی بطور صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا جبکہ مکرم زبیر افضل صاحب کی بطور نائب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا منظوری مرحمت فرمائی۔

تجویز نمبر 2

پنجوقتہ نماز کی اہمیت و باقاعدگی (شعبہ تربیت مجلس عاملہ)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ''اور نماز قائم کرو'' (29:46) اسی طرح آنحضور ﷺ نے فرمایا الصلوٰۃ عماد الدین یعنی نماز دین کا ستون ہے۔حضرت مسیح موعودؑ نے بھی جماعت کو متعدد بار نماز کے متعلق تاکید فرمائی اور اس کو بنیادی شرائط بیعت میں بھی شامل فرمایا۔

متذکرہ بالا رہنمائی کے تحت مجلس شوریٰ انصار بھائیوں اور انکے اہل خانہ میں پنجوقتہ نماز کی عادت کو اپنانے کے لئے موثر، ٹھوس اور عملی منصوبہ بندی کرنے کی درخواست کرتی ہے۔

تجویز نمبر 2 (ذیلی کمیٹی کی رپورٹ):

ذیلی کمیٹی کی طرف سے درج ذیل سفارشات تجویز کی گئیں:

مقامی مجالس کم فعال ممبران کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کے لئے سائق فارم کا مواد (ڈیٹا) استعمال کریں۔ جبکہ اس مواد کو نئی عاملہ بناتے وقت یا مستقل طور پر موجودہ عاملہ کی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جائے۔

انصار بھائیوں میں بنیادی وجہ تلاش کرنے کی ضرورت ہے جو روزانہ پنجوقتہ نماز کے عادی نہیں۔

عملی منصوبہ:

لوکل مجلس کی سطح پر ان ممبران سے ذاتی تعلقات استوار کریں۔گھروں کے دورے کریں نیز ان کاوشوں کو ''میٹ اینڈ گریٹ'' پروگرام کے ساتھ جاری رکھیں۔ انکے مسائل سنیں اور حل تجویز کریں۔ جہاں ضرورت ہو شعبہ ایثار کی خدمات حاصل کریں۔

ریجن اور مجلس کی سطح پر تربیتی کمیٹی قائم کریں۔

حوصلہ افزا کاوشیں:

- باقاعدگی کے ساتھ ایمان افروز ویڈیوز، بیانات و تحریرات شیئر کریں جن میں نماز کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہو۔ ایسی معلومات ''ماہانہ نحن انصار اللہ''میں بھی شائع کی جائیں۔
- نماز کی app جو کہ alislam.org کی ٹیم نے بنائی ہے کو ترویج دیں۔ یہ app نہ صرف نماز کے وقت کا لوکل ٹائم زون کے مطابق حساب لگاتی ہے بلکہ اس کے لئے انٹرنیٹ، جی پی ایس یا لوکیشن سروس کی ضرورت نہیں۔ یہ app نماز کے وقت کے مطابق خود کار یاددہانی بھی کرواتی ہے۔

- عشرہ صلوٰۃ کے دوران خاندان کے سربراہ (باپ) کی طرف سے نماز کی باقاعدہ ترویج و ادائیگی کے لئے "باپ بطور نمونہ" جیسے پروگرامز ترتیب دیں اور اس امر کو یقینی بنائیں کے تمام اہل خانہ اسکا حصہ ہوں۔
- گھر میں نماز کی ادائیگی کے لئے الگ جگہ متعین کریں۔ اس مخصوص جگہ کو جائے نماز، قرآن مجید، حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور دس شرائط بیعت وغیرہ سے مزین کریں۔
- دوستانہ نظام قائم کرنے کے تناظر میں ایک فعال ناصر کو غیر یا کم فعال ناصر کے ساتھ منسلک کریں۔
- لوکل جمعہ کے خطبہ میں نماز کی اہمیت کو موضوع بنائیں۔
- نیشنل/ریجنل نمائندگان کو لوکل مجلس کی سطح پر ممبران کے گھروں کا دورہ کرنا چاہئے۔

ذیلی تنظیموں کے ساتھ تعاون/ہم آہنگی:

اس امر کو یقینی بنایا جائے کے زعیم مجلس مقامی جماعتی اصلاحی کمیٹی میں فعال و سرگرم ہو۔ مقامی زعیم مجلس کو چاہئے کہ اپنے مقامی قائد خدام الاحمدیہ کو اہل انصار کے نام پیش کریں جو کہ مربی اطفال کے طور خدمات بجالاسکیں۔

موجودہ پروگراموں کا تسلسل اور فالواپ:

تمام موجودہ پروگرامز (عشرہ صلاۃ، یوم صلوٰۃ، سائق فارمز، ویڈیو کلپس، نماز سے متعلقہ بیانات و حوالہ جات، میٹ اینڈ گریٹ) مستقل فالواپ کے ساتھ جاری رکھے جائیں۔ نیز ناظمین تربیت اور منتظمین تربیت کے ساتھ باقاعدہ رابطہ/ملاقات پر زور دیا جائے۔

تجویز نمبر 3

کینیڈا کی 10فیصد آبادی تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے منصوبہ بندی (شعبہ تبلیغ، نیشنل مجلس عاملہ)

حضور انور ایداللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت ہے کہ اسلام احمدیت کا پیغام کینیڈا کی 10فیصد آبادی تک پہنچنا چاہئے۔ مئی 2024 کو کینیڈا کی نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ سے ملاقات کے دوران حضور انور نے دوبارہ اپنی سابقہ ہدایت کی یاد دہانی کروائی کہ اس پر پوری طرح عمل کیا گیا تھا، کیا پیغام اسلام احمدیت کینیڈا کی تقریباً چار ملین آبادی تک پہلے ہی پہنچ چکا ہے؟

مجلس انصاراللہ کینیڈا فلائرز کی تقسیم، نمائشوں و ذاتی تعلقات کے ذریعہ اپنی تبلیغی کاوشیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ تاہم اس ہدف کو حاصل کرنا ایک بڑا چیلنج ہے۔

مجلس شوریٰ سے درخواست ہے کہ حضور انور کی ہدایت پر عمل درآمد کے لئے عملی و تخلیقی حکمت عملی تجویز کرے۔

تجویز نمبر3 ذیلی کمیٹی کی رپورٹ:

درج ذیل سفارشات ذیلی کمیٹی کے اہم نکات کو حکمت عملی، قابل عمل منصوبہ بندی، سوشل میڈیا پر مرکوز توجہ، اخبارات اور فلائرز کی تقسیم کے توسط سے قابل ترکیب وعمل بناتے ہیں۔

سوشل میڈیا:

- قومی سطح National Level پر خصوصی ماہر رضا کار وں کی ایسی ٹیم بنائی جائے جو کہ گرافکس، ویڈیو ایڈیٹنگ، ڈیجیٹل مارکیٹنگ نیز بشمول پوڈ کاسٹ (اشتہارات، ریلز و کلپس) کے شعبہ جات میں مہارت رکھتے ہوں اور ان کے ذریعہ مرکزی طور پر مواد تخلیق کروایا جائے۔
- ممبران کو سوشل میڈیا کے موثر استعمال اور سمجھ بوجھ سے آگاہ کیا جائے تا کہ یہ اس مہم/پروگرام (campaign) کے بہتر نتائج میں اضافہ کا باعث بن سکے۔
- ہر سہ ماہی میں مرکزی سطح پر رقم خرچ کر کے سوشل میڈیا کے ذریعہ مرکزی ڈیجیٹل پروگرامز/مہم (National Digital Campaigns) ترتیب دیں اور انکو عملی جامہ بھی پہنائیں۔ اس سلسلہ میں سوشل میڈیا کے تجزیات (analytics) تیار کریں اور ممبرز کے ساتھ campaign کے اثرات کا جائزہ لینے کے لئے باقاعدگی کے ساتھ شیئر کریں نیز مستقبل کے مواد کے حوالہ سے کیے گئے فیصلوں پر رہنمائی کریں۔

نیوز میڈیا:

- ریجن اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہر عوامی تقریب public event کی کوریج کے لئے مقامی نیوز میڈیا کی رسائی ہو۔
- ریجنز اور مجالس اس بات کو ایجنڈا کا حصہ بنائیں کہ عوامی نمائندوں سے تعلقات کو بہتر اور مزید استوار کرنے نیز پریس کی مناسب اور بہتر کوریج کی خاطر تمام عوامی پروگرامز کا حصہ بنائیں۔ بعد ازاں پریس کوریج کی سوشل میڈیا کے توسط سے تشہیر بھی کی جانی چاہئے۔
- ریجنز کو سال میں کم از کم دو پروگرامز ایسے کرنے چاہییں جن کی کوریج نیوز میڈیا کے ذریعہ ہو۔

فلائرز/ پمفلٹس کی تقسیم:

- تقسیم شدہ جغرافیائی حدود کی نشاندہی کے لئے digitized mapping جیسا طریقہ کار استعمال کریں۔
- معیاری فلائرز/پمفلٹس مختصر موضوعات پر مرکوز ہوں نیز ضروری رابطے کی

معلومات بھی شامل ہوں۔

- چھوٹے نیز پسند و ضرورت کے مطابق بنائے گئے تحفہ جات جیسا کہ ٹی شرٹس، قلم اور مقناطیسی تحفے فلائرز کے ساتھ جہاں آسانی سے ممکن ہو تقسیم کرنے کے عمل کی حوصلہ افزائی کریں۔

تجویز نمبر 4

آمد و اخراجات بجٹ برائے 2026 (شعبہ مال، مجلس عاملہ انصار اللہ کینیڈا)

تجویز نمبر 4۔ ذیلی کمیٹی کی رپورٹ

سب کمیٹی کے ممبران نے حسب ذیل سفارشات تجویز کیں:

آمدن بجٹ:

بجٹ تعارف کے بعد، آمدن کا بجٹ پیش کیا گیا۔ بحث کے بعد متفقہ طور پر ذیلی کمیٹی کے ارکان کی طرف سے منظور کرلیا گیا۔

سفارشات:

مشروط اور منصوبوں پر مبنی project based آمد اور اخراجات آئٹمز جیسا کہ پانی کے کنویں، خیراتی/فلاحی رنز 7202 کے بجٹ میں شامل ہونے چاہیئں۔

زاوية العرب

آية قرآنية تبين فضل العفو

فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ۔ (الشوری:۴۱)

حديث شريف عن استحباب العفو والتواضع

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب)

من كلام الإمام عليه السلام
"استخدام القوى في محلها"

يتبين من خلال البحث العميق ان الانسان قد خُلق في هذه الدنيا بقوى مختلفة. وان كمال فطرته يكمن في ان يستخدم كل قوة من قواه في محلها المناسب تماما.. اي الغضبَ في محل الغضب والرحم في محل الرحم. وليس ان يستعمل الحِلم فقط ويُبطل او يعطِّل القوى الأخرى كلها. غير انه صحيح تماما ان اظهار المرء قوة الحِلم - من جملة القوى الباطنية - في محلها ايضا، له مزيّته المتميزة. ولكن شجرة فطرة الانسان التي قسمها الله تعالى الى عدة اغصان - وهي قواه المختلفة - لا يمكن ان تُعدَّ كاملة ان كان غصن واحد مخضرًّا، بل سوف تُعدّ كاملة اذا كانت كافة غصونها خضراء نضرة ولا يزيد ولا ينقص غصن من اغصانها عن حد الاعتدال. ومن الثابت بالبداهة عقليا ان خُلق العفو ليس محمودا دائما.. اي ان يعفو المرء عن شر الشرير دائما وفي كل الأحوال، بل ان قانون الطبيعة نفسه يُثبت عيب هذه الفكرة، لأننا نرى ان المدبِّر الحقيقي قد جعل نجاح نظام العالم في ان يقوم المرء بالرفق احيانا والشدة احيانا اخرى، وان يعفو مرة ويعاقب مرة اخرى. واذا اعمل الرِفق دائما او الشدة كل حين، لفسد نظام العالم كله. فثبت ان العفو دائما وفي كل الأحوال ليس بِرًّا حقيقيا، بل ان عدَّ مثل هذا التعليم تعليما كاملا خطأٌ يرتكبه اولئك الذين لا تصل انظارهم الى اعماق الفطرة وكنهها، بل تبقى عيونهم مغلقة عن مشاهدة كافة القوى التي أُعطيها الانسان ليستخدمها في محلها. ان الذي يستعمل قوة واحدة باستمرار وفي كل مناسبة ويترك القوى الأخرى عاطلة، فكأنه يريد ان يقلِب راسا على عقب الفطرة التي وهبها الله تعالى، ويجعل فعل الله الحكيم القدير عرضة للاعتراض نتيجة قصور فهمه. ايّة مزيّة في ان نعفو عن المذنبين في حقنا دائما بغير حكمة ودون سبب معقول من دون ان نقدم للشرير مواساة تضمن علاج شره ليصلح نفسه في المستقبل.

من المعلوم ان المعاقبة والانتقام على كل صغيرة وكبيرة مذموم ومنافي مقتضى الأخلاق، كذلك انه مما يخالف المواساة الحقيقية ان يتبنّى المرء دائما مبدا ان يعفو عن المخطئ فورا كلما صدر منه خطأ. ان الذي يترك المجرم دون عقاب دائما فانه عدوٌّ لنظام العالم وهو كمن كان مستعدا للانتقام والبُغض دائما وفي كل الأحوال. ان قليلي الفهم يحبون العفو دائما ولا يفكرون ان الصفح باستمرار يؤدي الى الفساد في نظام العالم. والحق ان ذلك يضر المجرم

نفسه لأنه يؤدي الى ترسيخ عادة السيئة وتقوية عاطفة الشر لديه. فاتركوا على سبيل المثال سارقا دون عقاب ثم انظروا ما الذي سيأتي به في المرة القادمة. فمن هذا المنطلق قال الله تعالى في كتابه المليء حكمةً: وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ (البقرة:180) وقال ايضا: {مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا} (المائدة:33) وقال ايضا: {إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى} (النحل:91) اي يأمر الله تعالىٰ ان تقوموا بالعدل والاحسان وايتاء ذي القربى في محله دائما".

(البراهين الأحمدية، ص٥٠٠، الحاشية الثالثة على الحاشية رقم ١١)

في رحاب التفسير

(من التفسير الكبير لحضرة الحاج مرزا بشير الدين محمود أحمد رضي الله عنه، الخليفة الثاني للمسيح الموعود عليه السلام)

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (البقرة ١٨٣)

شرح الكلمات:

جنفا - جَنَفَ في الوصية: مالَ وجارَ (الأقرب).

التفسير:

قال الله هنا انه لو عرف احد ان في وصية الموصي عيبًا او فسادًا يثير الفتنة، وجمع الورثة واصلح بينهم فلا اثم عليه. يجب الا يُظن انه ما دام قد وصّى بتوزيع امواله بحسب الشريعة فكيف يمكن احتمال ان يلحق ضرر بالورثة الحقيقيين؟ ذلك لأنهم لو عملوا بوصيته ووزّعوا الأموال بحسب الشريعة فأيضا هناك احتمال للضرر. مثلا يوصي بالثلث من ماله لغير الورثة الأصليين مع انهم كثيرون، فلا يبقى لهم الا قليل من المال. وعندئذ لو قام احد بالاصلاح بين الموصي وبين ورثته المتضررين، او بالاصلاح بين الموصى لهم وبين الورثة المتضررين ويرضيهم بأداء الحقوق لأصحابها رغم وصية الموصي .. فلا اثم في ذلك، بل عليه ان يقوم بهذا حتى لا تكون فتنة.

وهناك صورة اخرى هي ان يكون الموصي عند املاء الوصية يلحق الضرر بفريق من هؤلاء، ويدرك الكاتب ان بينه وبين هذا الفريق خصومة ادت الى هذا التصرف الضار .. فعليه ان ينصح الموصي حتى لا يفعل ذلك، ويقوم بالاصلاح بينه وبين ورثته المتضررين .. واذا فعل ذلك فلا اعتراض على عمله.

وقوله تعالى (فلا اثم عليه) لا يعني ابدا ان الاصلاح المذكور غير محبب الى الله، وانه حسنة لا خطر على صاحبها من الاثم. كلاّ، ان جملة (فلا اثم عليه) لم تستخدم لبيان ان هذه الفعلة حسنة سلبية، وانما قال ذلك لأنه وضح في الآية السابقة صراحة ان (من بدّله

بعدما سمعه فانما اثمه على الذين يبدلونه)، اي الآثم عند الله هو من يبدل الوصية. فكان هناك خطر ان يخشى اصحاب الطبائع الحذرة التدخلَ في قضية الوصية، ويتجنبوا الخوض فيها وان كان بها فساد، فلا يقوموا بتعديلها واصلاح ما بين الفريقين .. خوفا من ان يجلبوا بذلك سخط الله عليهم. ودفعا لمثل هذه المخاوف قال الله هنا انه اذا كان في الوصية فساد او خطأ فازالته منها ليس اثما وانما هو عمل حسن تثابون عليه وتكونون اهلا لفضل الله تعالى.

وبقوله تعالى (ان الله غفور رحيم) طمأن وبشَّر الموصي انه اذا اصلح خطأه في وصيته فان الله الغفور سوف يغفر له. وبقوله (رحيم) اشار الى ان من يتدخل ويسعى لازالة النقص والفساد في الوصية فان الله سوف يرحمه ويجعله موردا لأفضاله.

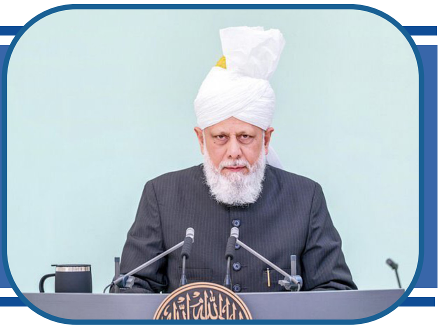

إدراك غاية صيام رمضان وغاية العيد

من منَّة الله العظيمة واحسانه انه وفقنا ان نشهد اليوم عيدا بعد المرور بشهر رمضان، لكن هل كان الهدف من رمضان ينحصر في ان نصوم تسعة وعشرين او ثلاثين يوما ونحتفل بأفراح العيد ونأكل ونشرب ونلعب ونلهو فقط؟ هل كان الله - سبحانه وتعالى - يريد ذلك فقط منا؟ كلا، بل سوف ننال فيوض منة الله هذه في الحقيقة عندما يجعلنا صيامُ رمضان وهذا العيدُ ندرك الغاية منهما، وهي ان البركات والتغييرات الطيبة التي احرزناها، اذا كنا قد احرزناها في الحقيقة فيجب ان تتراءى وتتجلى بعد صيام ثلاثين يوما. فانتظار رمضان قادم كما قال النبي ﷺ يجب ان يتم بالعمل بهذه التغييرات، لكي تستمر هذه الفيوض. من سعادتنا اننا آمنا في هذا العصر بامام الزمان، الذي وجَّهنا توجيها يسيِّرنا دوما على طريق حدده لنا الله - سبحانه وتعالى - ورسولُه ﷺ فلا نستطيع اداء حق العبادة والاستجابة لأوامر الله الأخرى كما حقُّها الا بالعمل بهذا التوجيه، وندرك حقيقة الدين وتعليمِ الله ونفهمه، ومن ثم ننال فيوضه.

لقد بيَّن لنا سيدنا المسيح الموعود - عليه السلام - موضحا الهدف من بعثته ان لها غايتين، احداهما ربط علاقة العبد بربه، والثانية تقريب الناس من بني جلدتهم، ومعرفةُ حقوقهم ونفْعُهم والاعتناء بمشاعرهم واحاسيسهم ولازالة مشاكلهم.

وهاتان الغايتان تتحققان بتأدية نوعين من الحقوق، احداهما سميث حقوق الله اي اداء حق الله وايصال العبد بالله تعالى، والثانية حقوق العباد التي بينت لكم بشيء من التفصيل كيف يمكن اداؤها. فاذا اهتممنا بأداء هذين الحقَّين فيمكن ان نكون من المفلحين والمؤمنين الصادقين. وهذا هو ملخص

تعاليم الاسلام، وهذه هي ميزة المؤمن. ومن اجل ذلك بيَّن الله - سبحانه وتعالى - شتى الطرق والوسائل ايضا، ومنها صيام شهر رمضان، انه كيف يمكن ان ينال الانسان هذا الهدف بالمجاهدة، وبعده فرحة العيد، التي هي ليست مجرد فرحة واحتفال، بل فيها ايضا درس. اذن فليس في وسع الانسان ان ينال فيض رمضان الا اذا دامت فيه التغييراتُ الطيبة، وكذلك لا تتحقق للانسان افراحُ العيد في الحقيقة الا اذا صارت هذه التغييرات الطيبة جزءا لا يتجزا من حياته. فالمسلم لا يستطيع احراز لقب المؤمن الحقيقي الا اذا كان لديه اهتمام مستديم بأداء حقوق الله وحقوق العباد. ونحن كما قلت سعداء اذ قد آمنَّا بإمام الزمان والمحب المخلص للنبي - صلى الله عليه وسلم - وهو الذي ارشدنا كيف يمكن ان يكون المؤمن الحقيقي. وفي ضوء ارشاداته سأقتبس الآن، لنرى كيف يمكن ان تدوم فينا فيوضُ رمضان وكيف يمكن ان نحتفل بأفراح العيد بوجه حقيقي. وما هي المعايير التي يجب ان نحرزها للاحتفال بالعيد الحقيقي. وما هي حقوق الله علينا وما هي حقوق العباد بعضهم على بعض، اذا عرفنا ذلك وادَّينا هذه الحقوق بحق، فهو العيد الحقيقي. وبواسطته تصبح لنا هذه الدنيا ايضا جنةً، نحن ندعي اننا نعبد الله - سبحانه وتعالى - ونحبُّه. وما هي معايير هذا الحب التي بتحققها نفوز بقرب الله، وقد قال سيدنا المسيح الموعود - عليه السلام - موضِّحا ذلك في موضع، متسائلا:

"ما المراد من حب الله؟ انما المراد هو ان يؤثر المرءُ مرضاة الله تعالى على والديه وزوجته واولاده ونفسه وعلى كل شيء عزيز عليه فقد ورد في القرآن الكريم: {فَاذْكُرُوا اللهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا}. (وهذا لن يتحقق الا اذا ادركه الانسان، لكنه اذا حصل لنا ذلك فعندها يمكن ان نقل ان عيدنا حقيقي. فثمة حاجة للفحص هل نحن مستعدون لذلك او هل قد سعينا من اجل ذلك، فقال - عليه السلام - موضِّحا هذا الحب اكثر): من الضروري لاقامة التوحيد الحقيقي ان تنالوا نصيبا كاملا من حب الله. وهذا الحب لا يثبت باللسان فقط ما لم يكن كاملا في الجزء العملي منه. فمثلا اذا ردّد الانسان كلمة السكّر بكثرة فلن تحصل له الحلاوة (اي لن يذوق بذلك الحلاوة). او اذا اقر المرء بلسانه بصداقة احد وتحاشى عن نصرته عند المصيبة ولم يأخذ بيده فلن يُعدّ صديقا صدوقا. كذلك اذا كان اقرار وحدانية الله باللسان وكان اقراره بحبه - سبحانه وتعالى - باللسان فقط فلا فائدة منه قط. فهذا الجزء يقتضي العمل اكثر من الاقرار باللسان. (فلن يجديكم الزعمُ باللسان، بل يجب ان تثبتوا بعملكم انكم تحبون الله). لكن ذلك لا يعني انه لا اهمية للاقرار باللسان. (بل لا بد من الاقرار باللسان ايضا) كلا، ما اقصده هو ان التصديق بالعمل ايضا ضروري مع الاقرار باللسان. لذا من الضروري ان تنذروا حياتكم في سبيل الله. (اي يجب ان تجعلوا نصب اعينكم كل حين وآن التعهدَ الذي قطعتموه بأنكم ستؤثرون الدين على الدنيا، فهذا لمؤمن عادي. اما الذين وقفوا انفسهم فليدركوا روح الوقف ويضعوه بعين الاعتبار دوما انهم يُقبلون على كل عمل ابتغاء مرضاة الله) قال حضرته - عليه السلام -: هذا هو الاسلام وهذا هو الهدف الذي أُرسلت من اجله. فالذي لا يدنو الآن من هذا الينبوع الذي فجّره الله تعالى لهذا الغرض يبقى محروما حتما. اذا كنتم تريدون ان تكسبوا شيئا وتنالوا مرامكم

فعلى الباحث الصادق ان يتقدم ويضع فمه على طرف هذا الينبوع الجاري. وهذا لن يتحقق ما لم يخلع الانسان لباس الغيرية امام الله ويخرّ على عتبات الربوبية، وما لم يتعهد انه لن يترك الله وان ذهبت شوكته المادية وواجه جبال المصائب بل سيكون جاهزا لتقديم كل تضحية في سبيل الله. كما كان الاخلاص العظيم لابراهيم - عليه السلام - الذي دفعه للتضحية بابنه. يريد الاسلام ان يُكثر امثال ابراهيم - عليه السلام -. لذا ينبغي ان يسعى كل واحد منكم ان يكون ابراهيم. اقول صدقا وحقا، كونوا اولياء بأنفسكم ولا تكونوا ممن يعبدون الأولياء، وكونوا مرشدين بأنفسكم ولا تكونوا عبدة المرشدين.

(ونمُّوا علاقتكم بالله - سبحانه وتعالى - حتى تنشأ لكم علاقة حب ذاتي خاص به) فاسلكوا هذه السبل. صحيح انها ضيقة (والمهمة صعبة جدا) لكن الانسان بدخولها يحظى براحة وسعادة. ولكن من الضروري ان تدخلوا من هذا الباب خفافا جدا. (فلا بد من نبذ سيئات كثيرة من التكبر والعنجهية وغيرهما) اذا كانت على الراس رزمة كبيرة صعُب عليه الدخول. فان كنتم تريدون ان تمروا من هذا الباب فارموا صرة العلاقات الدنيوية وايثار الدنيا على الدين. اذا كانت جماعتي تريد ان ترضي الله فعليها ان ترمي هذه الصرة. واعلموا يقينا انكم ان لم تتحلوا بالوفاء والاخلاص لكنتم كاذبين ولن تُعَدّوا صادقين عند الله. فالذي ينبذ الاخلاص ويتخذ طريق الغدر سيهلك قبل العدو. ان الله تعالى لا ينخدع ولا يسع احدا ان يخدعه لذا مِنَ الضروري ان تخلقوا صدقا واخلاصا حقيقيَين

(مقتبس من خطبة عيد الفطر، التي القاها امير المؤمنين سيدنا مرزا مسرور احمد ايده الله تعالى بنصره العزيز، في 2021/5/14م)

معلومات عن صلاة الجنازة

(معتز القزق، أستاذ الجامعة الأحمدية –كندا)

صلاة الجنازة من الصلوات المهمة في الاسلام، كرّم الاسلام فيها الميت، ومن سنة نبينا ﷺ الاسراع في الجنازة، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَسْرِعُوا بِالْجِنَازَةِ، فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا، وَإِنْ يَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ. (صحيح البخاري، كتاب الجنائز)

حكمها: فرض كفاية، بمعنى انه اذا مات مسلم وصلّى عليه بعض المسلمين كان في ذلك كفاية، ولكن اذا لم يصلِّ عليه احد فيأثم كلُّ الذين علموا بوفاته ولم يصلّوا عليه. فصلاة الجنازة ليست مسؤولية فردية بل هي مسؤولية القوم كلهم.

تكبيراتها: تصلى بأربع تكبيرات {عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا } (سنن الترمذي، كتاب الجنائز عن رسول الله)

كيفيتها: ''عن ابي أُمامَةَ بنِ سهلِ بنِ حُنَيفٍ قال: السنَّةُ في الصَّلاةِ على الجنازةِ ان يُكبِّرَ، ثمَّ يقرَأُ بأُمِّ القُرآنِ، ثمَّ يصلِّي على النَّبيِّ صلَّى الله عليهِ وسلَّمَ، ثمَّ يُخلِصُ الدُّعاءَ للمَيِّتِ، ولا يقرأُ الا في الأولى''.

فليس فيها ركوع ولا سجود، بل يصلّيها الناس قائمين. ويُشترَطُ انْ يكونَ الميّتُ بين يدَيِ الامامِ، اي يصلّون الجنازة والميتُ موضوعٌ امامهم.

حكمة: الحكمة في خُلوّ هذه الصلاة من الركوع والسجود، كي لا يظن البعض بأن المصلين يركعون ويسجدون للميت، وكذلك ذوو الطبائع الضعيفة ممن يصلونها خاصة اذا كان الميت احد كبار الصالحين. فمنعًا للشرك، قد خلت صلاة الجنازة من الركوع والسجود.

فيقف الامام والمصلون مستقبلي القبلة، ثم يرفع الامام يديه مكبرًا بدون اذان ولا اقامة، ويضع يديه على صدره، ويقرا هو ومن وراءه سورة الفاتحة دون جهر، وبعدها يكبّر الامام التكبيرة الثانية ويصلي هو ومن وراءه على النبي - صلى الله عليه وسلم - بالصلاة الابراهيمية دون جهر، ثم يكبر الامام التكبيرة الثالثة ويدعو هو والمقتدون بالمغفرة للميت -اذا كان بالغًا- ولكافة المسلمين عمومًا، ذكورًا واناثًا صغارًا كبارًا، ولورثة الميت خصوصًا، اما اذا كان المتوفى غير بالغ فيدعون لأبويه بالصبر والسلوان ونِعْمِ البدل، وان يكون سببًا لنزول الرحمة والمغفرة عليهم يوم القيامة، كما يدعون بما يشاءون بلغتهم بالاضافة الى الأدعية المأثورة.

من الأدعية المسنونة: {عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اللَّهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ} (سنن ابي داوود، كتاب الجنائز)

وبعدها يكبر الامام التكبيرة الأخيرة، وبعد هنيهة ينهي الصلاة بالتسليم يمينًا وشمالا.

إعلان هام

''وثيقة البيعة باللغة العربية''

يمكنكم الحصول على وثيقة البيعة باللغة العربية من خلال موقعنا الرسمي، ولمن يرغب بالانضمام الى الجماعة الاسلامية الأحمدية يمكنه ملء الاستمارة وارسالها من خلال الرابط:
https://www.islamahmadiyya.net/baiat.asp

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرائط بیعت سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح موعود و مہدی معہودؑ

اوّل:۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم:۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم:۔ یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا

چہارم:۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم:۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذِلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم:۔ یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعتِ ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم:۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم:۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردئ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم:۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم:۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ 12، جنوری 1889ء)

tarbiyat@ahmadiyya.ca
AHMADIYYA MUSLIM JAMA`AT Canada
www.tarbiyat.ca